S-2002-1-568-572

عدالت عظمیٰ رپوٹس 2002 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

شیر بہادر

بنام۔

یونین آف انڈیا اور دیگران

16 اگست 2002

سیدشاہ محمدقادری اور ایس۔این۔وار یاوا، جسٹسز۔

ملازمت کا قانون:

ریلوے سروسز (کنڈکٹ) قواعد، 1966؛ دفعہ (ii)(i)3.1 اور (iii)/ریلوے خدام (نظم وضبط اور درخواست) قواعد، 1986؛ قاعدہ (vii)6 سے (ix): عارضی مزدور کے طور پر تقرری- باقاعدہ تنخواہ کے پیمانے پر خالسی کے عہدے پر عارضی حیثیت- تادیبی اتھارٹی کی طرف سے فرد جُرم جاری کرنا- باقاعدہ انکوائری کرنے کے بعد بدانتظامی کی بنیاد پر مسترد کرنا- شواہد کی ناکافی کی بنیاد پر چیلنج کرنا- ٹریبونل اور عدالت عالیہ کی طرف سے مسترد کیا گیا- کی درستگی- منعقد، شواہد کی کافی مقدار ایسے شواہد کے وجود کو پیش کرتی ہے جو مبینہ بدعملی ساتھ ملزم افسر کا گٹھ جوڑ قائم کرتی ہے- چونکہ انکوائری رپورٹ میں ایسا کوئی گٹھ جوڑ نہیں پایا جا سکا انکوائری آفیسر کا نتیجہ غلط- ادائیگی کے لیے ہدایات معاوضہ جاری کیا گیا کیونکہ یہ بحالی کے لیے موزوں معاملہ نہیں ہے۔

اپیل کنندہ نے ایک مخصوص مدت کے لیے ریلوے میں عارضی مزدور کے طور پر خدمات انجام دی تھیں اور اس کے بعد اسے دوبارہ شامل کر لیا گیا۔ اس کے بعد، ان کا طبی معائنہ کیا گیا اور انہیں باقاعدہ تنخواہ کے پیمانے پر خلاسیوں کے عہدے پر عارضی درجہ دیا گیا۔ اسے ایک چارج شیٹ جاری کی گئی تھی جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ اس نے دھوکہ دہی سے اپنی تقرری حاصل کی تھی۔ ایک باقاعدہ تفتیش کی گئی اور انکوائری رپورٹ کے مطابق، اپیل کنندہ کو الزام کا مجرم پایا گیا۔ اس کے مطابق، تادیبی اتھارٹی نے انہیں ریلوے خدام (نظم وضبط اور درخواست) قواعد، 1986 کے قاعدہ (vii)6 سے (ix) کے تحت ملازمت سے برخاست کر دیا۔ انہوں نے مرکزی انتظامی ٹریبونل کے سامنے برخاستگی کے حکم کو ناکام چیلنج کیا۔ عدالت عالیہ نے ٹریبونل کے حکم کے خلاف دائر تحریری درخواست کو بھی خارج کر دیا۔

اس عدالت میں اپیل میں، یہ دلیل دی گئی کہ انکوائری رپورٹ کسی ثبوت پر مبنی نہیں تھی اور اس طرح اپیل کنندہ کی برطرفی جائز نہیں تھی۔ جواب دہندگان کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا کہ اپیل کنندہ کو تفتیش کرنے اور تمام رسمی کارروائیوں کی تعمیل

کرنے کے بعد ملازمت سے برخاست کر دیا گیا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے کہا:

1.1. انکوائری رپورٹ میں مذکور اور عدالت عالیہ کے ذریعے پیش کردہ دستاویزی شہادت، اپیل کنندہ کی تقرری کا حکم ہے جو ایک غیر جانبدار حقیقت ہے۔ تفتیشی افسر نے ملزم افسر سے پوچھ گچھ کی لیکن اسے الزام سے جوڑنے کے لیے کچھ نہیں ملا۔ انکوائری افسر کے ذریعے درج کردہ اپیل کنندہ کا بیان مختلف مراحل میں اس کی دوبارہ مصروفیت سے پہلے اس کے کام سے زائد کچھ نہیں دکھاتا ہے۔ درحقیقت، انکوائری افسر نے اس کے بیان پر بھروسہ نہیں کیا۔ انکوائری افسر کا یہ نتیجہ کہ زبانی، دستاویزی اور حالات سے متعلق قرینی شہادت کے پیش نظر، اپیل کنندہ کے خلاف متعلقہ اتھارٹی کے دستخط شدہ جعلی تقرری خط حاصل کرنے کا الزام ثابت ہوا، غلط ہے۔ (571-ڈی-ایف)

1.2. 'ثبوت کی کافیت" کا بیان محاورہ کچھ شواہد کے وجود کو پیش کرتا ہے جو ملزم افسر کو اس کے خلاف مبینہ بدعملی سے جوڑتا ہے۔ ثبوت، جو نہ تو وسیع معنوں میں متعلقہ ہے اور نہ ہی مبینہ بدعملی اور ملزم افسر کے درمیان کوئی گٹھ جوڑ قائم کرتا ہے، قانون میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔ محض یہ حقیقت کہ انکوائری افسر نے اپنی رپورٹ میں نوٹ کیا ہے، "زبانی، دستاویزی اور قرینی شہادت کے پیش نظر جیسا کہ انکوائری میں پیش کیا گیا ہے"، اصولی طور پر شواہد کی کافی مقدار کے اصول کو مطمئن نہیں کرے گا۔ مزید برآں، اگرچہ تادیبی اتھارٹی نے الزامات کی حمایت میں ایک گواہ کا حوالہ دیا، لیکن اس سے پوچھ گچھ نہیں کی گئی۔ (571-سی، ڈی)

1.3. یہ واضح طور پر اپیل کنندہ کو مبینہ بدعملی سے جوڑنے کے لیے کوئی ثبوت کے بغیر اپیل کنندہ کو الزام کا مجرم تلاش کرنے کا معاملہ ہے۔ عدالت عالیہ نے اس پہلو کو اپنے مناسب تناظر میں نہیں سمجھا کیونکہ عدالت عالیہ کے فیصلے اور تادیبی اور چیلنج کے تحت تادیبی اتھارٹی کے تادیبی کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ (571-ایف، جی)

2. چونکہ اپیل کنندہ، ایک عارضی کام گر (کھالسی)، دو سال سے ملازمت میں تھا اور ایک دہائی سے زائد عرصے سے وہ ملازمت سے باہر ہے، اس لیے اس کی دوبارہ تقرری کی ہدایت دینا مناسب معاملہ نہیں ہے۔ انصاف کے مفاد میں، جواب دہندہ نمبر 1 کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپیل کنندہ کو دو سال کی مدت کے لیے اوسط تنخواہ کے برابر معاوضہ ادا کرے۔ (571-ایچ؛572-اے)

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار :2002 کی دیوانی اپیل نمبر 5055۔

2000 کے نمبر 53498 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے 16.5.2001 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے جگت سنگھ، اشونی شرما اور رنبیر یادو۔

جواب دہندگان کی طرف سے وی سی مہاجن، اے کے کول اور محترمہ انیل کٹیار۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سید شاہ محمد قادری، جسٹس: اجازت دی جاتی ہے۔

الہ آباد میں عدالت عالیہ کے سامنے ناکام اپیل کنندہ 16 مئی 2001 کو 2000 دیوانی متفرق تحریری

درخواست نمبر 53498 کو مسترد کرتے ہوئے ڈویژن بنچ کے حکم پر اعتراض کرتا ہے۔

اپیل کنندہ کا دعوی ہے کہ اس نے 25 مئی 1978 سے 23 نومبر 1979 کے دوران آئی او ڈبلیو/ اے ایل ڈی کے تحت عارضی مزدور کے طور پر کام کیا تھا۔ تاہم 19 مئی 1989 بحکم نامے کے مطابق اے پی او مسٹر اجیت سنگھ (تعمیراتی)، ناردرن ریلوے، کشمیری گیٹ، دہلی نے تین دیگران افراد کے ساتھ ان کو دوبارہ کام پر رکھ لیا۔ مزید دعوی کیا جاتا ہے کہ 20 دسمبر 1990 کو ان کا طبی معائنہ کیا گیا اور درست پائے جانے کے بعد انہیں باقاعدہ تنخواہ کے پیمانے پر خلاسیوں کے عہدے پر عارضی حیثیت دی گئی۔ جبکہ، سینئر سول انجینئر (کانسٹیبل))، ناردرن ریلوے، کانپور، یو۔ پی۔ (جواب دہندہ نمبر 4) نے ایک چارج شیٹ میمو جاری کیا جس میں الزام لگایا گیا کہ اس نے مذکورہ اے پی او (کانسٹیبل) کے دستخط شدہ مذکورہ تقرری خط کو دھوکہ دہی سے حاصل کیا ہے بنا 1981 سے پہلے اور/ یا جنرل منیجر یا دونوں کی مخصوص اور ذاتی منظوری کے بغیر کام کیے بغیر اور اس میں انہوں نے ریلوے سروسز (کنڈکٹ) قاعد، 1966 کے قاعدہ (ii)(i)3.1 اور (iii) کی خلاف ورزی کی تھی۔ انہوں نے الزام کی تردید کی۔ باقاعدہ تفتیش کی گئی اور اپیل کنندہ کو الزام کا مجرم پایا گیا۔ 13 دسمبر 1994 تادیبی اتھارٹی نے ریلوے خدام (نظم وضبط اور درخواست) قواعد 1986 کے قاعدہ (vii)6 سے (ix) کے تحت فوری اثر سے ملازمت سے برخاستگی کی اپیل پر عائد کی۔ اپیل کنندہ نے سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، الہ آباد بنچ، الہ آباد کے سامنے 1994 کی اصل درخواست نمبر 1911 میں برخاستگی کے مذکورہ حکم کے جواز کو چیلنج کیا۔ ٹریبونل نے 22 اگست 2000 کو منظور کردہ بحکم ذریعے مذکورہ درخواست کو مسترد کر دیا جسے الہ آباد میں عدالت عالیہ کے سامنے مذکورہ تحریری درخواست میں اعتراض کیا گیا تھا۔ یہ 16 مئی 2001 کو عدالت عالیہ کی طرف سے مذکورہ تحریری درخواست کو مسترد کرنے کے حکم کے خلاف ہے کہ اپیل کنندہ اس عدالت میں اپیل کر رہا ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل جگت سنگھ نے دلیل دی ہے کہ عدالت عالیہ نے اس دلیل کی تعریف نہ کرنے میں غلطی کی ہے کہ انکوائری رپورٹ کسی ثبوت پر مبنی نہیں تھی اور اس طرح اپیل کنندہ کو برخاست کرنے کی کوئی درست بنیاد نہیں تھی۔

جواب دہندگان کی طرف سے پیش فاضل وکیل جناب وی سی مہاجن نے دلیل دی کہ تفتیش کرنے اور تمام رسمی کارروائیوں کی تعمیل کرنے کے بعد اپیل گزار کو ملازمت سے برخاست کر دیا گیا۔ سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ دونوں نے پایا کہ برطرفی مناسب تھی۔

چیلنج کے تحت فیصلے اور حکم کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ عدالت عالیہ نے انکوائری رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے پایا کہ زبانی اور دستاویزی شہادت (Ex.P1) موجود تھے اسے مجرم قرار دینا اور شواہد کی کافی مقدار رٹ کے دائرہ اختیار کو مدعو کر کے تادیبی اتھارٹی کے تادیبی کو چیلنج کرنے کی بنیاد نہیں ہوگی۔

یہ مشاہدہ کیا جا سکتا ہے کہ "ثبوت کی کافیت" کا بیان محاورہ کچھ شواہد کے وجود کو پیش کرتا ہے جو ملزم افسر کو اس کے خلاف مبینہ بد عملی سے جوڑتا ہے۔ ثبوت، تاہم، یہ بہت بڑا ہو سکتا ہے، جو نہ تو وسیع معنوں میں متعلقہ ہے اور نہ ہی مبینہ بد عملی اور ملزم افسر کے درمیان کوئی گٹھ جوڑ قائم کرتا ہے، قانون میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔ محض یہ حقیقت کہ انکوائری افسر نے اپنی رپورٹ میں

نوٹ کیا ہے، "زبانی، دستاویزی اور قرائنی شہادت کے پیش نظر جیسا کہ انکوائری میں پیش کیا گیا ہے"، اصولی طور پر شواہد کی کافی مقدار کے اصول کو مطمئن نہیں کرے گا۔ تاہم، تادیبی نے ایک گواہ شری آرا ے واششٹ، Ex. CVI/N.Rly نئی دہلی، کا حوالہ دیا الزامات کی حمایت میں، ان سے پوچھ گچھ نہیں کی گئی۔ دستاویزی شہادت Ex.P1 کے حوالے سے، جس کا حوالہ انکوائری رپورٹ میں دیا گیا ہے اور جسے عدالت عالیہ نے ذکر کیا ہے، اپیل کنندہ کی تقرری کا حکم ہے جو ایک غیر جانبدار حقیقت ہے۔ تفتیشی افسر نے ملزم افسر سے پوچھ گچھ کی لیکن اسے الزام سے جوڑنے کے لیے کچھ نہیں ملا۔ انکوائری افسر کے ذریعے درج کردہ اپیل کنندہ کا بیان مئی 1978 زائد نومبر 1979 کے درمیان مختلف مراحل میں اس کے دوبارہ مشغولیت سے پہلے کے کام کو ظاہر کرتا ہے۔ درحقیقت، انکوائری افسر نے اس کے بیان پر بھروسہ نہیں کیا۔ انکوائری افسر کا یہ نتیجہ کہ زبانی، دستاویزی اور حالات سے متعلق قرائنی شہادت کے پیش نظر، اپیل کنندہ کے خلاف مذکورہ اے پی او (کانسٹیبل) کے دستخط شدہ جعلی تقرری خط حاصل کرنے کا الزام ثابت ہوا، مذکورہ بحث کی روشنی میں غلط ہے۔ ہمارے خیال میں، یہ واضح طور پر اپیل کنندہ کو مبینہ بدعملی سے جوڑنے کے لیے کوئی ثبوت حاصل کیے بغیر اپیل کنندہ کو الزام کا مجرم تلاش کرنے کا معاملہ ہے۔ عدالت عالیہ نے اس پہلو کو اپنے مناسب تناظر میں نہیں سمجھا کیونکہ عدالت عالیہ کے فیصلے اور تادیبی اور ضابطہ اتھارٹی کے تادیبی کو چیلنج کے تحت برقرار نہیں رکھا جا سکتا، اسی کے مطابق انہیں الگ کر دیا جاتا ہے۔

اگلا سوال یہ ہے کہ اپیل کنندہ کو کیا راحت دی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ اپیل کنندہ، ایک عارضی کام گر (کھالسی)، دو سال سے خدمت میں تھا اور ایک دہائی سے زائد عرصے سے وہ ملازمت سے باہر ہے۔ ان حالات میں، ہم اسے اس کی دوبارہ تقرری کی ہدایت دینے کے لیے موزوں کیس نہیں سمجھتے۔ ہمارے خیال میں، انصاف کے مفادات کو جواب دہندہ نمبر 1 کو آج سے دو ماہ کے اندر دو سال کی مدت کے لیے اپیل کنندہ کو اوسط تنخواہ کے برابر معاوضہ ادا کرنے کی ہدایت دے کر پورا کیا جائے گا۔

اس کے مطابق اخراجات کے ساتھ اپیل کی اجازت ہے۔

ایس۔ کے۔ ایس۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:22
I am the author of this document